جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ
محمد جہانگیر

لائبریری جامعہ سلفیہ کی افتتاحی تقریب

کسی بھی تعلیمی ادارے کی شان وشوکت اس کی لائبریری سے وابستہ ہے۔ اور اس میں امہات الکتب، مراجع ومصادر موجود ہوں۔ جن سے طلبہ علمی وتحقیقی کاموں میں مدد لے سکتے ہیں۔ بحمد اللہ جامعہ سلفیہ کی لائبریری اس معیار پر پوری اترتی ہے۔ اور مراجع ومصادر کا ایک اہم ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ جامعہ کی لائبریری بڑے ہال میں موجود تھی۔ لیکن کتب کی کثرت کی بنا پر صحیح ترتیب نہ تھی۔ اس کی توسیع اور دومنزلہ بنانے کی اشد ضرورت تھی۔ اس کے لیے بعض احباب نے خصوصی توجہ دی۔ اور اب یہ لائبریری نہایت خوبصورت دومنزلہ تیار ہوگئی ہے۔ جس کا باقاعدہ افتتاح گذشتہ دنوں فضیلت مآب مدیر مکتب الدعوۃ الشیخ محمد بن سعد الدوسری صاحب اور عالی المرتبت جناب بدر ابرھیم العتیبی رئیس شئون الاسلامیہ سعودی سفارت خانہ نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ ان کے ہمراہ ممتاز عالم دین علامہ محمد ابراہیم خلیل الفضلی صاحب بھی تشریف لائے۔ افتتاحی تقریب جامع مسجد کے زیریں ہال میں منعقد ہوئی۔ اس پروقار تقریب کا آغاز قاری خبیب الرحمٰن کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ کی جانب سے فضیلۃ الشیخ الحافظ مسعود عالم نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جس میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔ نیز جامعہ سلفیہ کا مکمل تعارف اور سعودی عرب سے خصوصی تعلق اس کی خدمات انجازات سے آگاہی دی گئی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کی گفتگو ہوئی۔

علامہ ابراهیم الفضلی: انہوں نے جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اعزاز اور شرف سے نوازا۔ آج وہ جس مقام پر فائز ہیں۔ اس میں سب سے بڑا کردار جامعہ سلفیہ کا ہے۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ جامعہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کی تعمیر وترقی دیکھ کر دل باغ ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے طلبہ سے درخواست کی کہ وہ دل لگا کر پڑھیں۔ اس کے لیے محنت مشقت اٹھائیں۔ علم کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ انسان تکالیف اٹھانے کا عادی نہ ہو جائے۔ **لایطلب العلم براحة الجسد**

آج ہم جن آئمہ کو یاد کرتے ہیں۔ ان میں ابن حاتم الرازی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ جو کہ جرح و

التعدیل کے امام ہیں۔وہ اس مقام تک کیسے پہنچے ان کی زبانی سنیے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ ہم کچھ لوگ مصر میں پڑھنے گئے۔ایک استاد سے پڑھنے کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے استاد کے پاس چلے جاتے۔ ہمیں کھانے پینے کا وقت نہ ملتا۔ایک دن مچھلی کھانے کو دل چاہا۔بازار سے خرید لی۔گھر آئے تو ایک استاد سے پڑھنے کا وقت ہوگیا۔لہذا اسی طرح واپس چلے گئے۔اس طرح تین دن گزر گئے۔لیکن مچھلی تیار نہ کر سکے۔آخر کار وہ خراب ہونے لگی۔تو ہم نے بغیر پکائے کھالی۔صرف حصول تعلیم میں ان محدثین نے یہ تکالیف اٹھائیں۔حقیقت بھی یہ ہے۔کہ ہمیں آج بے شمار سہولتوں نے کاہل اور نکما کر دیا ہے۔ ورنہ جب تک ہمارے علماء سادگی اور مشقت کے ساتھ پڑھتے تھے۔کامیاب تھے۔

انہوں نے فرمایا کہ آج ہم بعض اساتذہ کرام کو اچھے لباس یا اچھی گاڑی میں دیکھتے ہیں۔تو سمجھنا چاہیے کہ یہ مقام اسے محنت اور مشقت سے ملا ہے۔مجھے معلوم ہے کہ بعض ہمارے رفقاء پڑھنے آئے لیکن سہولتیں نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے گئے۔مگر آج تک وہ روٹی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔لیکن جن طلبہ نے محنت کی آج انہیں بلند مقام ملا ہے۔جن میں ہمارے بلتستان کے امیر مولانا عبدالواحد صاحب شامل ہیں۔(یہ پروفیسر لیٰسین ظفر اور مولانا محمد یونس بٹ کے کلاس فیلو ہیں)۔انہوں نے مزید فرمایا کہ امام الذہبی نے کتاب سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے۔کہ بقیع بن مخلد نے اندلس سے بغداد تک کا سفر کیا۔اور امام احمد بن حنبلؒ سے حدیث پڑھنا چاہتے تھے۔مگر امام صاحب گھر میں نظر بند تھے۔ان سے ملے اور مدعا بیان کیا۔تو امام صاحب نے معذرت کی۔کہ مجھے پڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔اس پر ابن مخلد نے فرمایا کہ اگر میں روز ایک فقیر کے روپ میں آجایا کروں تو آپ مجھے ایک دو احادیث پڑھا دیا کریں۔اس طرح میرا مقصد پورا ہو جائے گا۔لہذا یہ سلسلہ ایک سال تک چلتا رہا۔اور بقیع بن مخلد روز آتے اور امام صاحب ان کے کشکول میں روزانہ ایک یا دو احادیث ڈال دیتے۔یہ مثالیں ہمارے لیے سبق آموز ہیں۔

جامعہ سلفیہ در و دیوار کا نام نہیں ہے۔بلکہ یہ علم کا سمندر ہے جو کہ قرآن وسنت پر مبنی ہے۔انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ محنت کریں۔تکالیف اٹھائیں۔دنیا ان کے قدموں میں ہوگی۔ان شاءاللہ۔آخر میں انہوں نے جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کا دوبارہ شکریہ ادا کیا۔

فضیلة الشیخ ابو سعد محمد بن سعد الدوسری :۔ آپ نے حمد وثناء کے بعد اپنی گفتگو کا آغاز اس آیت کریمہ سے کیا۔"یرفع اللہ الذین اٰمنو امنکم والذین اوتو العلم درجات ، واتقوا اللہ یعلمکم اللہ"اور فرمایا" انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء"

جناب صدر جامعہ سلفیہ الحاج بشیر احمد صاحب، مدیر التعلیم الشیخ یٰسین ظفر صاحب معزز علماء واساتذہ کرام سب سے پہلے میں آپکی خدمت میں سعودی سفیر ڈاکٹر عبدالعزیز ابراہیم الغدیر کی نمائندگی کرنے حاضر ہوا ہوں۔ میرے ہمراہ سعودی سفارت کار جناب بدر ابرہیم العتیبی بھی تشریف لائے ہیں۔ سفیر خادم الحرمین نے سلام بھیجا ہے۔ اور نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ آکر مجھے دلی خوشی اور مسرت ہوتی ہے۔ خصوصاً آج کی تقریب سعید لائبریری کے شاندار افتتاحی پروگرام میں شمولیت ہمارے لیے اعزاز سے کم نہیں۔ جس کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کتاب علم اور قلم یہ انسانی زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کا ایک مہذب انسانی زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ انسان نے اس علم اور قلم کے ساتھ ہی انقلاب برپا کیا ہے۔ ایسی لازوال کتابیں تصنیف کیں ہیں۔ کہ آج بھی ان کی اہمیت وافادیت سے انکار ممکن نہیں۔ ان کتابوں سے مزین بڑی بڑی لائبریریاں دنیا میں موجود ہیں۔ کتاب سے انسان علم حاصل کرتا ہے۔ جس کی رہنمائی اساتذہ کرام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے اعلیٰ مقام علماء کرام کو دیا ہے۔ اور یہ علم اس کو میسر آتا ہے۔ جو اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت رکھتا ہے۔ اور اس کے لیے صبر سے کام لیتا ہے۔ پوری توجہ ذہنی صلاحتیں صرف کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ علم سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ طلبہ صدق اور خلوص پیدا کریں۔ اور اللہ کے تقویٰ کو شعار بنائیں۔ اس لیے کہ تقویٰ ہی علم کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے اساتذہ کرام سے بھی گذارش کی کہ وہ پوری محنت اور لگن کے ساتھ طلبہ کو پڑھائیں۔ انہوں نے جامعہ کی تعلیمی خدمات کو سراہا۔ اور کہا کہ آج لائبریری کے افتتاح پر ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ اور جامعہ کی دن بدن ترقی ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے۔ انہوں نے سعودی حکومت خصوصاً خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا میں کتاب وسنت کے علم کو فروغ دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں قرآن حکیم ان کے تراجم تقسیم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر کتابیں بھی شائع کی جاتی رہی ہیں۔

خصوصاً پاکستان کے ساتھ سعودیہ کا خاص تعلق ہے۔ اور یہ دونوں برادرانہ ملک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مثالی تعلق کو مزید مضبوط کرے۔

آخر میں انہوں نے جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی اور رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور ہمارے درمیان یہ تعلق ہمیشہ قائم رہے۔